ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اسلامی اصطلاحات

وقت 5-7 منٹ

اسلامی اصطلاحات، شعائر اللہ کی تعظیم و تکریم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَلَا الۡهَدۡیَ وَلَا الۡقَلَآئِدَ وَلَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرِضۡوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ (المائدہ:3)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ہی حرمت والے مہینہ کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ہی قربانی کی علامت کے طور پر پٹے پہنائے ہوئے جانوروں کی اور نہ ہی ان لوگوں کی جو اپنے ربّ کی طرف سے فضل اور رضوان کی تمنّا رکھتے ہوئے حرمت والے گھر کا قصد کر چکے ہوں اور جب تم اِحرام کھول دو تو (بے شک) شکار کرو اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال وجان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

آج میری تقریر کا عنوان ہے: **اسلامی اصطلاحات، شعائر اللہ کی تعظیم و تکریم**

معزز سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے لفظ "شعائر" کو شعور سے لیا ہے۔ آپ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ (المائدہ:3) کے تحت فٹ نوٹ (foot note) میں تحریر فرماتے ہیں:

"شعائر جمع ہے شعور کی یعنی وہ شعور جس سے اللہ تعالیٰ سمجھ میں آجائے وہ تعظیم والی چیزیں جیسے قرآن مجید، حدیث، بیتُ اللہ، قربانی کی اونٹنیاں ہیں یا انبیاء اور امام اور مجدّد وغیرہ مقدس حضرات۔"

(قرآن کریم مترجمہ حضرت میر محمد سعید از درس قرآن حضرت خلیفۃ المسیح حاجی مولوی نورالدینؓ صفحہ 222)

اسی لئے آپ نے سورۃ البقرہ آیت 159 کا ترجمہ یوں فرمایا ہے:

"بے شک صفا اور مروہ کے پہاڑ اللہ کی باتوں کا شعور حاصل کرنے کے لئے ہیں۔"

اور سورۃ الحج آیت 37 کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

”قربانیوں کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی باتوں کے شعور حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔“

شعائر اللہ کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”شعائر، شعیرہ کی جمع ہے اس کے معنی علامت، آیت اور نشان کے ہوتے ہیں اور عبادات کے مقررہ طریقوں کو بھی شعیرہ کہتے ہیں۔ یہاں (البقرہ آیت 159) علامت کے معنی مراد ہیں۔“

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 305 زیر آیت البقرہ: 159)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں درج ذیل مقامات پر ”شعائر اللہ“ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں: البقرہ: 159، المائدہ: 3، الحج: 33 اور 37۔

ان چاروں مقامات میں شعائر اللہ سے مراد مناسک حج لئے گئے ہیں۔ جو اللہ کی یاد دلاتے ہیں۔ جیسے بیت اللہ، صفا، مروہ۔

معزز سامعین! مناسک حج کو شعائرُ اللہ قرار دینے کی یہ بھی حکمت ہے کہ اس میں وہ تمام مقدس اشیاء آجاتی ہیں جن پر اسلام کی بنیاد کھڑی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ملاپ، اس کا شعور حاصل کرنا، سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن کریم، قبلہ، خانہ کعبہ، صفا و مروہ، حجر اسود، عرفات، مزدلفہ، جمرات، تلبیہ، قربانی، نفس کی قربانی وغیرہ وغیرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے نام کے لئے صبر کر کے اس کے نتائج سے آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ صفا اور مروہ سے جا کر یہ شعور، یہ معرفت حاصل کریں کیونکہ وہ مقام اللہ کی طرف سے صبر کے نتائج کے شعور کے حصول کا ذریعہ مقرر شدہ ہے جو حج کرنے جائے وہ وہاں ذرا چل پھر کر دیکھے کہ ہمارا فضل اس صابرہ پر کیسا ہوا ہم کیسے قدر دان ہیں۔“

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 375)

الشہر الحرام (رجب، ذی قعدہ، ذی الحجۃ، محرم)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

”پھر حرمت کے مہینے وہ بھی شعائر اللہ ہیں۔ ان سے خدا کا شعور حاصل ہوتا ہے کہ کس قدر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔“

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 74)

قربانی کے جانور (اونٹنیاں) ھَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ (وہ نذر و نیاز جو اللہ ہی کے واسطے کعبہ میں بھیجی جائیں)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

”اسی طرح قربانیوں کے جانور ہیں کہ وہ سکھاتے ہیں کہ اسی طرح انسان کو اپنے آقا کے حضور جان دینی چاہیے۔ دنیا کے آقاؤں کے لئے جان دیتے ہیں پس دنیا و آخرت کے آقا زمین و آسمان کے مالک پر جان کیوں نثار نہ کریں۔“

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 74)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”پھر فرماتا ہے وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ اور تُو ان کو بتادے کہ قربانیوں کو ہم نے شعائر اللہ قرار دیا ہے۔ یعنی وہ انسان کو خدا تک پہنچاتی ہیں اور اُن کے ذریعہ سے دینی اور دنیوی بھلائی ملتی ہے۔ پس قربانی کے دنوں میں قربانیوں کو صف در صف کھڑا کر کے اُن پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو۔ تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے کام آئیں۔ چنانچہ جب وہ ذبح ہو کر اپنے پہلوؤں پر گر جائیں۔ تو خود بھی اُن کا گوشت کھاؤ اور صابر غریب اور مضطر غریب کو بھی کھلاؤ۔ یہ سب مال ہم نے تم کو دیا ہے تا کہ اس کو غریبوں پر خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

معزز سامعین! اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے جو حج بیتُ اللہ کے موقع پر کی جاتی ہیں اور بتایا ہے کہ یہ قربانیاں شعائر اللہ میں داخل ہیں اور تمہارے لئے ان قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی برکت رکھی گئی ہے۔“ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 53-54)

تلبیہ (لبیك اللھم لبیك) قرآن کریم، نماز، سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حجرِ اسود، جمرات، مقامِ ابراہیم، منٰی، عرفہ اور جمیع مساجد یہ تمام شعائر اللہ میں سے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"چنانچہ قربانیوں کو ہی دیکھ لو۔ یہ پہلے کچھ مدت تک لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور پھر خانہ کعبہ پر پہنچتی ہیں تو ذبح کی جاتی ہیں۔ لیکن پھر بھی اُن کا گوشت تم لوگوں کے فائدے کے لئے ہی تقسیم ہوتا ہے خدا کو نہیں پہنچتا۔ خدا تعالیٰ کو وہی اخلاص پہنچتا ہے جس کے ماتحت تم نے قربانیاں کی ہوتی ہیں۔ پس اصل چیز دل کا اخلاص اور وہ ایمان ہے جو انسان کے اندر پایا جائے اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قدر و قیمت رکھتی ہے۔ اس جگہ وَمَنۡ یُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تعظیم شعائر اللہ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ میں داخل ہے۔ یعنی متقی ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نشانات کی عزت و توقیر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلالت کرتے ہیں۔ درحقیقت اسلام نے یہ کلیہ پیش کیا ہے کہ انسان کے ظاہری اعمال کا اس کے باطن پر اور اس کے باطن کا ظاہر پر اثر پڑتا ہے۔ پس جو شخص اُن مقامات کا ادب کرتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوا ہو یا اُن ہستیوں کا ادب کرتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا کلام اُترا ہو یا اُس کے نشانات کی حامل ہوں تو چونکہ یہ ادب اُس کے دل کے تقویٰ اور خشیت الٰہی کی وجہ سے ہوگا۔ اس لئے طبعی طور پر اُس کی دلی پاکیزگی کا اس کے ظاہر پر بھی اثر پڑے گا اور اس طرح وہ ظاہری اور باطنی دونوں طور پر نیکیوں سے آراستہ ہو جائیگا۔

یہ آیت گو چھوٹی سی ہے لیکن انسان کے فرائض اور اس کی ذمہ داریوں کو اس میں ایسے کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص سمجھ اور عقل سے کام لینے والا ہو تو وہ اِسی کے ذریعہ اپنے تمام اعمال کو درست کر سکتا ہے۔ انسان کی تمام تر سعادت اِسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کا ادب کرے اور ان کی عظمت کو ہمیشہ ملحوظ رکھے۔ ورنہ اُس کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 46-47)

قبلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبلہ کی تعظیم اور اس کی طرف پاؤں کر کے سونے کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

"یہ ناجائز ہے کیونکہ تعظیم کے برخلاف ہے۔ سائل نے عرض کی کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی۔ فرمایا کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسی بناء پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوا ہے تو کیا یہ جائز ہو جاوے گا؟ ہر گز نہیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 307)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"پاؤں قبلہ کی طرف کر کے سونا تعظیم کعبہ کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنۡ یُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ اور تعامل اسلام میں ہم کسی کو نہیں پاتے کہ قبلہ کی طرف مُنہ کرتے ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 148)

قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم کی بہت تعظیم ہے کہ یہ شعائر اللہ میں سے اعظم ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 148)

پھر فرمایا:

"جن چیزوں سے اللہ پہچانا جاتا ہے ان کی بے حرمتی مت کرو۔ ہم نے قرآن مجید سے خدا کو پہچانا۔ اس لئے اس کی بے حرمتی جائز نہیں۔ بھلا یہ حرمت ہے کہ اس پر پاؤں رکھ لو یا اور کتابوں کے نیچے رکھو یا یونہی صفوں پر ڈال دیا جاوے۔"

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 74)

بیت اللہ

معزز سامعین! حقیقت میں بیتُ اللہ نے دنیائے اسلام کو ہر جہت سے مرکزیت میں پرو رکھا ہے اس لئے بعض نے اسے سب سے بڑا شعیرہ قرار دیا ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی شامل ہیں۔ حقیقت میں حضرت حاجرہؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس قربانی کا ذکر ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ان دونوں کو اللہ کے حکم پہ بے یارومددگار وادی مکہ میں چھوڑ آئے تھے اور حضرت حاجرہؓ نے حضرت اسماعیلؑ کی پیاس بجھانے کی خاطر صفا و مروہ کے سات چکر لگائے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ایک چشمہ کے ذریعہ پانی مہیا کیا تھا۔ ان مقامات کو اللہ تعالیٰ نے نشانیاں قرار دیا اور کہا کہ جو طاقت رکھیں وہ ان جگہوں پر اس تاریخ کو سامنے رکھ کر جائیں اور اللہ تعالیٰ کا شعور حاصل کرکے اس کا شکر ادا کریں۔ یہ ہے فلسفہ ان شعائر اللہ کی تعظیم و تکریم کا۔

یوم النحر

اگر مکہ جانے کی طاقت نہ ہو یا اور رکاوٹیں حائل ہوں تو عید الاضحیہ پر قربانی کے جانوروں کو دیکھ کر اور اس کے فلسفہ کو جان کر ان کی حیثیت، حقیقت اور تاریخ پر غور کریں تو واقعی اللہ کی یاد دلانے والی، اللہ کا شوق پیدا کرنے والی، اس کے دین کی طرف مائل کرنے والی اور اس کے راستے میں سرفروشی کا جذبہ پیدا کرنے کا جذبہ اُبھرتا اور دوسرے پر بازی لے جانے کو دل کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یوم النحر (عید الاضحیہ) کو شعائر اللہ میں داخل فرمایا ہے۔ ایک دفعہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلبہ کو عید کے روز کھیل کے لئے قادیان سے باہر بھجوایا جارہا تھا۔ جب اس کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو ہوئی تو حضور کو یہ اطلاع سخت ناگوار گزری اور فرمایا:

”میں تو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتا اور جائز نہیں سمجھتا کہ عید کے دن سفر کیا جائے اور پھر سفر بھی کھیلوں کے لئے ہرگز نہیں جانا چاہئے...... یہ دن سنتِ ابراہیمی کا ایک ایسا دن ہے جو شعائر اللہ میں داخل ہے اس کی عظمت مومن کا فرض ہے۔“

(ارشادات نور جلد دوم صفحہ 278-279)

معزز سامعین! پس جو بھی شعائر اللہ کی تعظیم کرے۔ انہیں برتر جانے اور احترام کرے یہ تمام امور خود اس کے متقی ہونے کے ثبوت ہیں۔ یہی مفہوم ہے فَاِنَّھَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ کا۔ اس لئے مفسرین نے شعائر اللہ کو بہت وسعت دی ہے۔ تمام ارکان، مقامات اور اشیاء جو اللہ کی یاد دلاتی ہیں ان کی تعظیم و تکریم بذات خود تقویٰ و پرہیز گاری کی علامت ہے اور مناسک حج کے علاوہ رمضان، عید الفطر، عید النحر، ایام تشریق، جمعہ، اذان، اقامت، نماز عیدین کو شعائر اللہ قرار دیا ہے۔ ان کی عزت و تکریم کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اس دن میں یہ سبق موجود ہے کہ گو یہ شعائر ہیں لیکن مقصود ان کی عبادت نہیں بلکہ عبادت تو اللہ ہی کی ہے۔ یہ شعائر اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں۔ مثلاً حجر اسود کو ہاتھ لگانا اور چومنا سنت رسول ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ بندہ اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنے میثاق اطاعت کی تجدید کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اس پتھر کے سامنے کھڑے ہو کر اسے مخاطب ہو کر فرمایا تھا:

”اے حجرِ اسود! تو صرف ایک سیاہ پتھر ہے تو نہ مجھے نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر تجھے اللہ کے رسولؐ نے نہ چوما ہوتا تو مَیں تجھے کبھی نہ چومتا۔“

(صحیح البخاری، کِتَابُ الحَجِّ، بَابُ الرَّمَلِ فِي الحَجِّ وَالعُمْرَةِ)

یہ تو وہ شعائر اللہ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ چونکہ شعائر کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں جو مذہب سے باہر دوسرے اداروں، فرقوں یا ملکوں کی ہو سکتی ہے۔ جیسے سرکاری جھنڈے، کرنسی نوٹ یا اسٹامپ پیپر۔ سکھوں کے شعائر کیس، کڑا، کرپان وغیرہ ہیں۔ عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کے اپنے اپنے شعائر ہیں۔ اسلام کے ذیل میں قادیان میں جماعت احمدیہ کے مقدس مقامات بھی شعائرِ الٰہی ہیں۔ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چِلّے کاٹے۔ نمازیں اور عبادات ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ کے نشانات کی اطلاعات موصول کیں۔ اسلام کی فتوحات کے نظارے نہ صرف دیکھے بلکہ ان کا اعلان کیا جو آج پورے ہوتے نظر آرہے ہیں۔ پھر صرف مقامات یا ارکان ہی شعائر اللہ نہیں ہوتے بلکہ نیک صالح وجود بھی شعائر اللہ میں سے ہوتے ہیں۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ زوجہ محترمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ دالان میں کچھ تبدیلی کروانی چاہی۔ جس کی بعض اصحاب نے مخالفت کی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اماں جان کی خواہش کو مقدم رکھتے ہوئے فرمایا کہ

”اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدوں کے فرزند اس بی بی سے عطا کئے جو شعائر اللہ میں سے ہیں۔ اس واسطے اس کی خاطر داری ضروری ہے اور ایسے امور میں اس کا کہنا ماننا لازمی ہے۔“ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت عرفانی کبیر صفحہ 368)

معزز سامعین! خلافت علی منہاج النبوۃ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک شعیرہ ہے جو علامت، نشانی اور پہچان ہے جماعت احمدیہ مسلمہ کی اور حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ یہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں شعور اور علم عطا کرتی ہے اس لئے اس کی قدر کرنا، احترام کرنا اور دربار خلافت سے جاری فرمان پر لبیک کہنا ہم میں سے ہر ایک کا اولین فرض ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور خلیفۃ المسیح کی ہدایات کو ماننا بھی شعائر اللہ کی تعظیم میں شامل ہے۔ جو اللہ کی یاد تازہ کرواتے ہیں۔ اس طرح اللہ کی طرف ہمارے سفر کو آسان کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا، اس کے شعائر کی عظمت بجالانا۔ اس کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرنا اور اس کے نشانات کی حرمت کو قائم رکھنا خدا تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ اس سے خود انسان کے اپنے دل میں نیکی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ میں وہ ترقی کرنے لگتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد6 صفحہ 46)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے دنیا کے لئے یہ اعلان کروادیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اب اسی عظیم رسول کی اتباع سے مل سکتی ہے، اس کے بغیر نہیں مل سکتی۔ یہ اسوہ حسنہ ہے جس میں عبادتوں اور قربانیوں کے معیار قائم ہوئے ہیں اور پھر جنہوں نے آپ کی قوت قدسی سے براہِ راست فیض پایا اُن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فیض پانے کے نئے سے نئے راستے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے سے کھلتے چلے گئے۔ ساری ساری رات عبادتیں کرنے والے اور دن کے وقت دین کی خاطر قربانیاں کرنے والے پیدا ہوئے۔ جو روحانی لحاظ سے مردے تھے، وہ ایک اعلیٰ ترین زندگی پاگئے۔ یہ وہ عظیم رسول تھا جو تا قیامت تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے آیا تھا۔ پس یہ فیض آج بھی جاری ہے۔ یہ اُسوہ حسنہ آج بھی اسی طرح روشن اور چمکدار ہے جس طرح پہلے دن تھا۔ جو عظیم تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری جو آپؐ لے کر آئے، وہ آج بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہی ہے۔ اس عظیم نبی کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں وہ غلامِ صادق عطا فرمایا ہے جس کو آخرین میں مبعوث فرما کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام، جس میں آیات کی تلاوت بھی ہے، تزکیۂ نفس بھی ہے، کتاب کی تعلیم بھی ہے اور احکامات کی حکمت بھی بیان ہوئی ہے، ان کاموں کو جاری فرمایا اور پھر اس غلامِ صادق کے ماننے والوں نے بھی اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کو اپنے آقا و مطاع کے اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی اور اسلامی تعلیمات کو اپنے اوپر اس طرح لاگو کیا کہ مخالفینِ احمدیت بھی یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ اسلامی شعائر کا عملی نمونہ دیکھنا ہے تو ان لوگوں میں دیکھو۔ پس یہ وہ معیار ہے جو ہمارے بڑوں نے قائم کرکے مخالفین کی زبانوں کو نہ صرف بند کیا بلکہ اُن سے اقرار کروایا کہ حقیقی اسلام کی عملی تصویر جماعت احمدیہ کے افراد میں دیکھو۔ آج بھی ہمارے لئے یہی بہت بڑا مقصد ہے جو ہمیں سامنے رکھنا چاہئے، جس کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہم نے دنیا کے منہ بند کروانے ہیں۔ اپنے نیک اعمال سے دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کی طرف راغب کرنا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27 اپریل 2012ء)

اللہ کرے تابندہ ہو ہر نسل ہماری
اللہ کرے اخلاص کے بہتے رہیں دھارے
باندھا ہے اطاعت سے ہی اک عہد ہمیشہ
کتنے ہی زمانے یوں دیا ہم نے سنوارے

(کمپوزڈ: زاہد محمود)